متلاشیانِ حق کے لیے دعوتِ فکر وعمل

مکتوب نمبر: ۷

ڈاکٹر محمد آصف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز احمدی دوستو!

مرزا غلام احمد قادیانی 1893ء میں ایک کتاب لکھتے ہیں اور اس میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن کے اندر مہدی کے آنے کا ذکر ہے تُو خوب جانتا ہے کہ وہ تمام احادیث ضعیف اور مجروح ہیں اور ایک دوسرے کی مخالف و معارض ہیں یہاں تک کہ ابن ماجہ اور دوسری کتابوں میں ایک حدیث یہ بھی موجود ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم پس احادیث کے اس شدید اختلاف، تعارض اور ضعف کے ہوتے ہوئے ان جیسی احادیث پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ ان احادیث کے راویوں پر بہت زیادہ کلام کیا گیا ہے جیسا کہ محدثین پر مخفی نہیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ تمام احادیث تعارض و تناقض سے خالی نہیں ہیں اس لیے ان سب احادیث کو چھوڑ دو اور حدیثی تنازعات کو قرآن پر پیش کرو اسے احادیث پر حکم بناؤ تا کہ تم رشد و ہدایت پانے والے ہو جاؤ۔ (حمامة البشریٰ روحانی خزائن جلد 7 صفحات 314 تا 315)

مرزا صاحب نے اپنی اس تحریر میں بلا استثناء ان تمام احادیث کو نا قابل اعتبار کہا ہے جن کے اندر ''مہدی'' کے آنے کا ذکر ہے اور اس کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایک تو یہ تمام احادیث ضعیف اور مجروح ہیں اور دوسرا ان احادیث کے اندر شدید اختلاف اور تعارض (تضاد) پایا جاتا ہے یعنی مرزا صاحب کا اصول حدیث یہ ہے کہ اگر مختلف روایات کے درمیان بظاہر تعارض (تضاد) نظر آتا ہو تو وہ تمام روایات نا قابلِ قبول ہو جاتی ہیں پھر مرزا صاحب یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ ان تمام احادیث کو چھوڑ کر قرآن کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سے فیصلہ کیا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک میں دیکھا جائے کہ ''مہدی'' نے آنا ہے یا نہیں آنا؟ اس کا تعارف کیا ہے اس کی علامات کیا ہوں گی؟ وہ کس خاندان سے ہوگا۔ یہ سب باتیں ہمیں قرآن کریم سے پوچھنا ہوں گی۔

میرے محترم!

کیا قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت موجود ہے کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ ''ایک مہدی'' نے آنا ہے؟ اس کی یہ علامات ہیں۔

الغرض! بتانا یہ مقصود ہے کہ حدیث مبارکہ بنفس نفیس حجت ہے مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ جو حدیث قرآن کے

خلاف ہوگی وہ قابل قبول نہیں ایک بے مطلب دعویٰ ہے۔اور پھر وہ کرتے کیا ہیں کہ قرآن مجید کی آیات کی ایسی خودساختہ تشریح وتفسیر کرتے ہیں جو نہ صحابہ کرام نے کی اور نہ مرزا صاحب سے پہلے تیرہ سو سال میں کسی مستند اور مشہور مفسر نے کی، اس کے بعد یہ شور مچانا کہ فلاں فلاں حدیث چونکہ قرآن مجید کی فلاں آیت کے خلاف ہے لہٰذا یہ قابلِ قبول نہیں جبکہ حقیقت میں وہ حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ ان کی خودساختہ تفسیر کے خلاف ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر مرزا صاحب نے امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ کے برعکس یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ نبی کریم نے تو خبر دی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو مرزا صاحب نے کہ کہا کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ماننا قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن میں حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اب انہوں نے کیا یہ کہ قرآن مجید کی مختلف آیات میں اپنی مرضی کی تفسیر پیش کر کے دعوے کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ (یہ الگ بات ہے کہ خود مرزا صاحب اپنی تقریباً 69 سالہ زندگی کے 52 سال حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے تھے جو پوری امت اسلامیہ کا ہے)اور مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ(روحانی خزائن جلد نمبر ا،ص:۶۰۱) میں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے کہ(کوئی رسمی عقیدے کے طور پر وہاں بیان نہیں کیا) حضرت عیسیٰ دوبارہ نازل ہوں گے۔اور مرزا صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ براہین احمدیہ کی تالیف کے دوران سے مجھ پر وحی والہام کا نزول شروع ہے اور براہین احمدیہ میں اپنی چند وحی والہامات درج بھی کئے ہیں۔

والسلام علیٰ من التبع الھدیٰ

منجانب: آپ کا ایک خیرخواہ

دعاءِ صحت

- ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن بخاری دامت برکاتہم شدید علیل ہیں
- حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند گرامی جناب خواجہ رشید احمد صاحب گزشتہ دو سال سے شدید علیل ہیں
- مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب علیل ہیں
- مجلس احرارِ اسلام ملتان کے سرپرست اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ صوفی نذیر احمد شدید علیل ہیں
- مدرسہ معمورہ ملتان کا سابق طالب علم حافظ محمد اویس سنجرانی گزشتہ دو سال سے شدید علیل ہے
- لاہور کے بزرگ احرار کارکن چودھری محمد اکرام صاحب طویل عرصے سے علیل ہیں
- مجلس احرار ملتان کے نائب ناظم قاری عبدالناصر علیل ہیں

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کے لیے دعاء فرمائیں، اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ عطا فرمائے۔

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب: ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ کے دلچسپ سفرنامے　　مرتب: مولانا نوراللہ فارانی　　(مبصر: نجم الحق)

ضخامت: ۱۹۲ صفحات　　ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

زیر تبصرہ کتاب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت ڈاکٹر سید شیر علی شاہ رحمہ اللہ کے سفرناموں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کو حرمین شریفین، فلسطین، اردن، عراق اور ایران وغیرہ بلادِ اسلامیہ کی سیاحت کا موقع دیا۔ حضرت نے اپنے مشاہدات قلمبند فرمائے ہیں۔ ان مقدس مقامات میں بہت سے انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ حضرت کو جن انبیاءِ کرام علیہم السلام کی قبور کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، ان مقامات کی جغرافیائی حدود اور وہاں کے رہنے والوں کے رسم و رواج، عادات و اخلاق اور معاشرتی بود و باش کو اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا ہے۔ ''قریہ خلیل'' جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد و احفاد کی قبور ہیں، ان علاقوں میں ''بارکنا حولہ'' کی زمینی منظر کشی بڑے خوبصورت اور دلکش انداز میں کی ہے۔ ان مقدس مقامات کے تذکرے پڑھ کر ایمان کو جلا ملتی ہے۔ اس سفرنامے میں حضرت نے جگہ جگہ عرب بھائیوں کے دینی احوال اور مادہ پرستی کے سیلاب پر فکرمندی کا اظہار کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اردن میں صرف دو مذہبی مدرسے ہیں۔ یہاں عیسائیت کے مبلغین مسلمانوں کے عقائد پر زبردست طریقے سے اثر انداز ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے بچے عیسائیوں کے سکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، ایسی صورت حال میں تعلیماتِ اسلام کی جو حالت ہوسکتی ہے اس کو ہر شخص محسوس کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے! میری رائے میں یہ کتاب آپ کے وقت کا نعم البدل ثابت ہوگی اور موافق و مخالف حالات میں جرأت مندانہ زندگی گزارنے کا سلیقہ عطا کرے گی۔

نام کتاب: افادات و ملفوظات عزیزیہ　　انتخاب: عتیق الرحمٰن　　ضخامت: ۷۶ صفحات

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دعاؔجو رحمہ اللہ کا شمار پاکستان میں تبلیغی جماعت کے اوّلین دعاۃ میں ہوتا ہے۔ آپ میاں جی عبداللہ مرحوم کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں خود کو تبلیغ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ تبلیغ کے درد نے آپ کو ایک جگہ تادیر قیام نہ کرنے دیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان تشریف لائے، تبلیغی اسفار میں کبھی پنجاب تو کبھی سرحد کو دعوت کا میدان بنایا۔ پھر ٹنڈو آدم میں تبلیغی مرکز قائم کیا۔ یہاں پانچ سال قیام رہا، اس کے بعد کراچی تشریف لے گئے اور ساڑھے چار سال تک وہاں دعوت کے کام کو پھیلایا، مختلف مجالس قائم کیں اور مسلمانوں کو پیغمبرانہ درد میں شریک کیا۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں کراچی کی مجالس میں بیان فرمودہ منتخب انمول جواہر ہیں جو ایمان بالغیب، نماز، علم و ذکر، اکرام، اخلاص اور دعوت و تبلیغ کی حقیقت پر مشتمل ہیں۔ آپ نے سادہ پیرائے میں اور اپنے مخصوص مشفقانہ انداز میں عوام کے سامنے تبلیغ کی محنت رکھی ہے۔ آپ کے عزیز مستفید و مسترشد جناب محمد یونس صاحب نے ان جواہرات کو جمع کیا تھا، جنھیں القاسم اکیڈمی کتاب کی صورت میں افادہ عام کے لیے پیش کر رہی ہے۔ حضرت شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ اپنا تخلص ''دعاجو'' رکھا تھا۔ کتاب کے آخر میں منتخب شعری مجموعہ بھی درج کیا گیا ہے۔ اس میں بھی اصلاحِ اُمّت کا عنصر نمایاں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔